اسلامی تہذیب کی ترقی میں اسلامیت کا کردار

ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا

اسلامی تہذیب کی ترقی میں اسلامیت کا کردار:

فکر و نظر پر مبنی بحث و تحقیق نے زندگی کے میادین میں بے پناہ ترقی اور نئے امکانات کو جنم دیا ہے، تجربہ اور استدلال کی روش نے انسانی نظم میں بہتری کا زینے طے کئے ہیں، قرآن کریم نے بھی مختلف اسالیب میں بحث و تفکیر کی اہمیت پر زور دیا ہے، جس سے اسلامی علوم کی بے پناہ وسعتوں کا پتہ چلتا ہے اور یقینا یہی ہدایات بحث و تحقیق کی بنیادیں ہیں، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ فِی خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[1]

سورہ محمد میں ارشاد باری ہوا ہے:

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾[2]

قرآن کریم میں مظاہر کائنات میں غور و فکر اور تجربات سے انسان کو تحقیق و تفتیش کی نئے منازل متعین کرنے اور ان کو سر کرنے کی جستجو پیدا ہوتی ہے، جس سے وہ اپنے خالق کی عظمت و کبریائی کا ادراک کرتا ہے اور یقین و ایمان کی کیفیات میں اضافہ حاصل کرتا ہے، سورہ رعد میں ارشاد الہی ہے:

﴿أَوَلَمْ يَرَوا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾[3]

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ﴾[4]

---

[1] آل عمران: 190 - 191

[2] محمد: 24

[3] الرعد: 41

اس طرح کی متعدد آیات ہیں جو بحث و تحقیق اور بصیرت وتدبر پر تحریص وترغیب دیتی ہیں۔

مسلمانوں میں تحقیق کی اہمیت اور اس کے اہم زاویے:

اسلامی تہذیب میں اسی وجہ سے فہم وتدبر اور بحث و نظر کی عدیم النظیر تاریخ کا وجود ملتا ہے، جس سے مسلمانوں کے نزدیک تحقیق کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، اس اہمیت کے چند اہم زاویے ملاحظہ کیجئے:

سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ تحقیقی روش نے قوموں کی ترقی کو کم سے کم وقت میں یقینی بنایا ہے، اس کا سبب یہی ہے کہ محققین نے علمی منہج کو تشکیل دے کر کام کیا ہے، ساری کدوکاوش بیکار جاتی اگر مناہج تحقیق تشکیل نہ پاتے، کیونکہ اسی سے کم سے کم وقت نتائج کو پانا ممکن ہوا، اور اسی سے کام کی دشواروں کو ختم کیا گیا۔

بحث و تحقیق اختراعات وایجادات کا وسیلہ ہے، ساتھ ہی اس سے معاشرے میں پھیلی بہت ساری غلط فہمیوں کا ازالہ ہوتا ہے، بالعموم کمزور مناہج اور غیر مناسب طریقوں سے انجام پذیر تحقیقات علم کی دنیا میں تباہی اور انہدام کا باعث بنتی ہیں، ان سے حفاظت کا طریقہ بھی از سر نو بحث ہی ہے، مسلمانوں کے ہاں یہ روش بھی رہی کہ انہوں نے سابقہ علوم کو صرف اخذ ہی نہیں کیا بلکہ ان پر نظر ثانی کی، تنقید و تجزیہ اور قبول ورد کے معیارات اور اصول مرتب کئے، جس میں دنیا کا کوئی مذہب ان کا مثیل نہیں۔ علمی دنیا میں صدیوں سے سے منتقل ہونے والی روایات، یونانی فلاسفہ کے نظریات کی چھان پھٹک کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس کی کچھ مثالیں جاحظ کی "كتاب الحيوان" میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح یورپین مفکرین کے قدیم نظریات کا بھی ابطال کیا، فلکیات، نجوم، طبیعیات اور دیگر علوم میں نئے اور ترقی یافتہ نظریات اور مباحث کو پیش کرنے کا سہرا مسلمانوں کے سر ہے، دنیا میں علم واکتشاف کے مراکز کا قیام اور تحقیق کا شوق مسلمانوں کے شاندار ماضی کے شاہد عدل ہیں۔

جامعات اور تحقیقی مراکز میں علم وفن سے بھرپور سرگرمیاں کسی بھی قوم کی ترقی کی اصل ضامن ہوتی ہیں، یہیں نونہالان چمن کو مطالعہ ومشاہدہ کے گر ہاتھ آتے ہیں، بحث کے اسالیب سیکھنے کے ساتھ ساتھ ایک طالب علم خارجی معلومات کا سہارا لے کر خود متنوع مفید نتائج تک رسائی حاصل کرتا ہے، اسی بحث و تحقیق کے عمل سے گذر کر وہ کئی ایک مہارتوں کا حامل بنتا ہے اور فکر انسانی کو جولانگاہ کو وسعتوں سے روشناس کرتا ہے۔[5]

تحقیق میں اسلامی مزاج کی فعالیت اور اس کا کردار:

انہی علوم کو جب اسلامی مزاج کی سرپرستی بھی حاصل ہو جائے تو انفس وآفاق کے بے شمار حقائق نکھر کر سامنے آنا شروع ہوجاتے ہیں۔ اسی ضمن میں دور قریب کے بالغ النظر معروف محقق ودانشور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے مسلمانوں کے پیدا کردہ علوم میں اسلامی مزاج کی فعالیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان سب علوم میں:

> " اسلامی تہذیب و تمدن کا اپنا مزاج نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اجتماعی اور فکری علوم کی تو خیر بنیاد ہی قرآن و سنت کی تعلیمات پر رکھی گئی، خالص دینوی اور تجرباتی علوم میں بھی اسلام کی روح موقعہ بہ موقعہ جلوہ گر رہتی ہے۔ مسلمانوں کی مرتب کردہ کوئی بھی سائنس کی کتاب لے لیجئے۔ وہ خطبۂ مسنونہ اور درود و سلام کے بعد اللہ کی ان صفات کے ذکر سے

---

[4] النمل: 88

[5] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: سعد الدين السيد صالح، البحث العلمي ومناهجه النظرية ص 21۔

شروع ہو گی جن میں اس کی قدرت، شان ربوبیت، رزائیت اور اسی طرح کی متعلقہ صفات بیان کی گئی ہوں۔ پھر قرآن مجید کی وہ آیات ہوں گی جہاں مختلف مظاہر قدرت پر غور و فکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر ہر مرحلہ پر یہ اسلامیت قاری کی راہنمائی کرتی نظر آئے گی۔[6]

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے بجا طور پر لکھا ہے کہ:

آج اگر مسلمان مغرب کی تہذیبی اور سیاسی برتری سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے جو کام بنیادی اہمیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بیسویں صدی کے ماحول میں اسلامی تہذیب و تمدن کا احیاء کریں۔ اپنے تمام علوم و فنون، اپنے ادبیات، اپنے آرٹس اور سب چیزوں کی اسلامی بنیادوں پر تشکیلِ جدید کریں اور سب سے پہلے اس اصول کا انکار کریں کہ جو مغرب سے جتنا قریب ہے اتنا ہی کامل ہے اور جتنا دور ہے اتنا ہی ناقص ہے، یا علامہ اقبال کے الفاظ میں کافر فرنگ اور مومن خود ہوں۔ مغرب کے علمی، فکری اور تہذیبی استیلاء سے اسلامی فکر و دانش کے جو چشمے خشک ہو گئے ہیں ان کو از سر نو جاری کی جائے، اسلامی علوم و فنون کو دوبارہ متحرک اور فعال بنایا جائے۔ اس کام کی اہمیت نہ فرضی ہے نہ محض وہمی۔ اس وقت یہی عالم اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جدید علوم و فنون اور جدید تہذیب کے بارے میں کوئی واضح، متفق علیہ اور اسلامی تعلیمات کے مطابق نقطۂ نظر قائم کیا جانا، اس وقت اولین اہمیت رکھتا ہے۔ یہ کام ایک وسیع اور ہمہ گیر علمی اور فکری تحریک کا متقاضی ہے اور اسلامی تحقیق اسی علمی و فکری تحریک کا ایک ذریعہ اور وسیلہ ہے"۔[7]

---

[6] محمود احمد غازی، اسلامی تحقیق: کرنے کے کام، فکر و نظر، اسلام آباد

[7] محمود احمد غازی، اسلامی تحقیق: کرنے کے کام، فکر و نظر، اسلام آباد